درس توحید

ڈاکٹر عبدالرشید اظہر
فاضل مدینہ یونیورسٹی

ایمان کے اولین اور بنیادی رکن اقرار توحید کی وضاحت اور توحید باری تعالیٰ کے عقلی ونقلی دلائل

اسلامی عقیدے کے چھ بنیادی اصول یہ ہیں۔ اللہ پر ایمان ۔ فرشتوں پر ایمان۔ کتابوں پر ایمان۔نبیوں پر ایمان۔آخرت پر ایمان۔تقدیر پر ایمان۔

اللہ نے فرمایا ''نیکی یہی نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق ومغرب کی طرف پھیر لئے بلکہ نیکی اسکی ہے جو اللہ کو، روز آخرت کو، فرشتوں کو اور نبیوں کو دل سے مان لے'' (البقرة ۱۷۷)

فرمایا ''ہم نے ہر چیز تقدیر کے ساتھ پیدا کی'' (البقرة ۴۹)

انہی چھ کا بیان مسلم شریف حدیث نمبر ۸ میں بھی ہے۔ آئندہ سطور میں پہلے اصول ''اللہ پر ایمان'' کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

۱۔وجود باری تعالیٰ پر ایمان

فطرت، عقل، انسانی شعور واحساس اگر اپنی اصل حالت میں ہوں تو اللہ تعالیٰ کے وجود کو ماننے پر مجبور ہوتے ہیں، صرف وہی شخص اپنی فطرت کے اس تقاضے کا انکار کر سکتا ہے جس پر کسی ماحول کا اثر ہوا ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر بچہ صحیح فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اس کے والدین اسے یہودی نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (بخاری شریف)

یہ حقیقت بھی ہر صاحب عقل ودانش کے ہاں مسلّم ہے کہ دنیا کی کوئی شئی خود بخود پیدا ہو سکتی ہے نہ اپنے آپ کو پیدا کر سکتی ہے اگر طبیعت (نیچر) کو چیزوں کی تخلیق میں کارفرما مانا جائے تو سوال ہوگا کہ طبیعت کا خالق کون ہے تو جواب صرف ایک ہی ہے کہ ''اللہ'' جب دنیا میں کوئی چیز خود بخود پیدا نہیں ہوئی تو پوری کائنات کیسے خود بخود پیدا ہو سکتی ہے، قران کی یہ عقلی دلیل بے مثال اور لاجواب ہے ''کیا یہ کسی خالق کے بغیر پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود بخود اپنے خالق ہیں'' (الطور ۳۵)

دنیا بھر کے بے شمار انسانوں کا شعور واحساس کہ کوئی غیبی طاقت اس کائنات میں کارگر اور اثر انداز ہے یہی اللہ کے وجود کی قطعی دلیل ہے اس لئے کہ اس کے سوا کسی کا دعویٰ ہی نہیں ہے۔ کہ وہ نظام کائنات چلا رہا ہے اگر کسی نے دعویٰ کیا ہے تو اللہ نے اسے سزا دی اور ساری دنیا کے سامنے جھوٹا کر دکھایا اور اہل بصیرت کیلئے درس عبرت بنادیا ''فرعون کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا رب میں ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اسکو دنیا اور آخرت کے عذاب میں پکڑ لیا اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کیلئے اس قصے میں عبرت ہے

. زمان ومکان کے بہت بڑے فرق کے باوجود تمام انبیاء کرام اور آسمانی کتابوں کا اللہ کے وجود پر اتفاق بھی اس سچائی کی اٹل دلیل ہے کسی نبی اور کسی آسمانی کتاب نے اس سے اختلاف نہیں کیا۔

دنیا بھر کے بے شمار انسانوں کا شعور واحساس کہ کوئی غیبی طاقت اس کائنات میں کارگر اور اثر انداز ہے یہی اللہ کے وجود کی قطعی دلیل ہے اس لئے کہ اس کے سوا کسی کا دعویٰ ہی نہیں ہے۔ کہ وہ نظام کائنات چلا رہا ہے اگر کسی نے دعویٰ کیا ہے تو اللہ نے اسے سزا دی اور ساری دنیا کے سامنے جھوٹا کر دکھایا اور اہل بصیرت کیلئے درس عبرت بنادیا ''فرعون کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا رب میں ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اسکو دنیا اور آخرت کے عذاب میں پکڑ لیا اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کیلئے اس قصے میں عبرت ہے۔'' (النازعات ۲۴-۲۶)

فرمایا ''جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے سوا سی نے تمہاری دادرسی کی (الانفال) ''کیا کوئی ہے جو مجبور کی آہ وپکار سنے (النمل ۶۲) نیز انبیاء کے معجزے بھی اللہ کے وجود کے ناقابل تردید دلائل ہیں۔

الغرض ۔ فطرت، عقل وشعور، احساس اور شریعت سبھی وجودِ باری تعالیٰ کے اقرار پر متفق ہیں لہٰذا اُس کا انکار سراسر حماقت اور باعث ہلاکت ہے۔

۲۔اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان

وجود باری تعالیٰ پر ایمان کی طرح اس کی ربوبیت پر ایمان لائے بغیر بھی توحید کا اقرار نامکمل ہے (یعنی تنہا اللہ تعالیٰ نے ہی اس کائنات ارض وسماء کو پیدا کیا اور وہی اسکو قائم رکھے ہوئے ہے اور موت و

حیات صرف اسی کے اختیار میں ہے) فرمایا ''اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگران ہے۔ (الزمر ۶۲)

ہر قسم کی تعریف جہانوں کے پروردگار کیلئے ہے (الفاتحہ) وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تم کو مارے گا اور پھر زندہ کرے گا (الحج ۶۶) جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے (البقرۃ ۲۵۵)

کائنات کی بادشاہت اور ملکیت میں کوئی اس کا شریک نہیں فرمایا ''وہی اللہ تمہارا رب ہے بادشاہی اسی کی ہے اس کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو وہ تنکے بھر کے بھی مالک نہیں'' (فاطر ۱۳)

کائنات جیسے پیدا ہونے میں اس کی محتاج ہے ویسے ہی باقی رہنے میں بھی اس کی محتاج ہے اور وہ مکمل طور پر مخلوق سے بے نیاز ہے فرمایا ''اے لوگو تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ غنی تعریف کیا ہوا ہے'' (فاطر ۱۵)

۳۔ اللہ کی الوہیت پر ایمان

اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان اس کی ربوبیت اور اس میں اس کے وحدہ لاشریک ہونے پر ایمان کا لازمی تقاضا اللہ کی الوہیت (یعنی عبادت میں اس کی وحدانیت) پر ایمان ہے فرمایا ''واضح ہو مخلوق اسی کی ہے اور حکم بھی اس کا (الاعراف ۵۴) نیز فرمایا: وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے پس اسی کی عبادت کرو (یونس ۳)

اللہ کے اکیلا رب ہونے کے دلائل ہی اس کے اکیلا معبود ہونے کیلئے کافی ہیں جیسے اس کی بادشاہت اور قبضہ وقدرت میں کوئی شریک نہیں ویسے ہی اس کی عبادت میں بھی کوئی شریک نہیں اس کا حکم ہے ''اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا، تا کہ تم اس کے عذاب سے بچو، جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس کے ذریعے تمہارے کھانے کو میوے پیدا کئے سو کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو (البقرۃ ۲۱)

اللہ تعالیٰ کے اکیلا معبود ہونے کا مسئلہ اتنا اہم ہے کہ ''اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی (عبادت کے لائق) الٰہ نہیں'' (آل عمران ۱۸)

اس عظیم ترین شہادت کے مطابق یقین رکھنا، اقرار کرنا اور عمل کرنا ہی نجات کا واحد راستہ ہے۔

اے اللہ ''ہم تیری ہی عبادت کرتے اور صرف تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں'' (الفاتحہ ۴)

زبان کی تمام عبادتیں بدن اور مال کی تمام عبادتیں اللہ ہی کیلئے خاص ہیں، فرمان رسول کے مطابق جس کو الوہیت پر ایمان واقرار کی حالت میں موت آئی وہ جنتی ہے۔

غیر اللہ کی عبادت کا نام مذہب کی زبان میں شرک اور عام زبان میں توہم پرستی ہے جو دنیا کا سب سے بدترین جرم ہے اسے ختم کرنا صرف ایک مذہبی معاملہ ہی نہیں بلکہ اس کا تعلق پوری انسانی زندگی سے ہے شرک انسانی معاشرہ کی سب سے زیادہ ضرر رساں گندگی اور آلودگی ہے جس سے معاشرہ کی تطہیر ضروری ہے'' تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو صرف ایک اللہ کے ہو کر اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا کر (الحج ۳۰-۳۱)

شرک ہر قسم کی انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اسی لئے تمام انبیاء کرام کو حکم ملا کہ ''ایک اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں''۔

۴۔ اللہ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات عالیہ پر ایمان

بھی اس کی ذات پر ایمان کی طرح ضروری ہے، جیسے وہ اپنی ذات میں تنہا و بے مثل ہے ویسے ہی اپنے حسین وجمیل ناموں اور حقیقی، بلند پایہ کامل معنوں پر مشتمل صفات عالیہ میں بھی یکتا و بے نظیر ہے، جیسے اس کی ذات تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے ویسے ہی اس کے نام اور صفات ہر طرح کے نقائص سے پاک ہیں۔ فرمایا ''اللہ کے تمام نام اچھے ہیں سو اس کو ان ناموں سے پکارو'' (الاعراف ۱۸۰)

اس کی ذات کی طرح اس کی صفتوں کی کیفیت بھی کسی کو معلوم نہیں وہ ہر طرح کے تخیل وتصور سے بالاتر ہے۔

جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بارہ میں فرمایا یا اس کے رسولوں نے اس کے بارے میں اس کی طرف سے ہمیں پہنچایا اس پر ہمارا ایمان ہے، نہ اس میں سے کسی چیز کے انکار کی گنجائش ہے اور نہ اس سے زیادہ معلوم کرنے کی اور نہ ان کے معانی میں تاویل کے نام پر تحریف کرنے کی۔

اللہ کے نام بے شمار ہیں اس کا ہر نام اس کی کسی صفت کا پتہ دیتا ہے۔ لہٰذا اس کی صفتیں بھی بے شمار ہیں اور اس کی کسی ایک صفت کا احاطہ کرنا بھی کسی کے بس میں نہیں، اس کی ہر صفت کامل اور مخلوق کی ہر صفت ناقص ہے۔ فرمایا ''کوئی شئی اس جیسی نہیں وہ سننے دیکھنے والا ہے'' (الشوریٰ) فرمایا ''جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب اس کی تسبیح کرتے ہیں، جو الملک القدوس، العزیز، الحکیم ہے'' (القف ۱) اس کے نام یاد کرنا اسکے معانی سمجھنا ان پر ایمان رکھنا، ان کے مطابق زندگی گزارنا اور اسے پکارنا سلامتی اور نجات کا راستہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کے

بقیہ صفحہ نمبر 48

جو شخص بھی ان صفات میں سے کسی صفت کو کسی دوسرے کو دیتا ہے، خواہ وہ اسے اللہ کا مقابل سمجھے یا برابر یا اس سے کم تر وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے، جو نا قابل معافی جرم ہے، فرمایا ''وہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر ثابت قدم رہو بھلا تم کوئی اس کا ہم نام جانتے ہو''